نورِ ہدایت

القرآن

”ہم نے اس قرآن کو شبِ قدر میں نازل کیا ہے اور تم کیا جانو کہ شبِ قدر کیا ہے؟ شب قدر ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔ فرشتے اور روح القدس اس میں اپنے رب کے اذن سے ہر حکم لے کر اترتے ہیں۔ وہ رات سراسر سلامتی ہے طلوع فجر تک۔“

(سورۃ القدر)

الحدیث

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
”روزہ اور قرآن دونوں قیامت کے روز بندے کے سفارشی بن کر آئیں گے۔ روزہ کہے گا پروردگار! میں نے اسے کھانے پینے اور شہوت سے روک رکھا تھا۔ اب تو اس کے لیے میری شفاعت قبول فرما! قرآن کہے گا میں نے راتوں کو اس کو نیند سے باز رکھا اب تو اس کے لیے میری شفاعت قبول فرما۔ آپ فرماتے ہیں دونوں کی سفارش قبول ہوگی۔“ (مسلم)

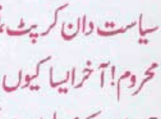

الآثار

آج وطن عزیز وحشتوں کی زد میں ہے، مقتل انسانیت کی بدترین مثال ہے۔ عید کے پرمسرت موقع پر ہم اپنے رب کے حضور اس کی نعمتوں کا شکر ادا کرنے کی بجائے دین حق سے بغاوت اور یہود و نصاریٰ کی تہذیب وثقافت کی بھول بھلیوں اور دلکشیوں میں کھو گئے۔ نتیجتاً مسجدیں ویران، معاشی بدحالی، بدامنی، لوٹ کھسوٹ اور قتل وغارت گری عام۔ مسلمان، مسلمان کی جان کا دشمن، ملک خانہ جنگی کے دہانے پر، حکمران اور سیاست دان کرپٹ، قومی ادارے تباہ وبرباد، رشوت انعام، جھوٹ فیشن اور آرٹ، مقننہ، عدلیہ اور انتظامیہ عوام کے اعتماد سے محروم! آخر ایسا کیوں ہے......؟ کہیں ایسا تو نہیں کہ ہم مسلمان من حیث القوم اپنی شناخت کھو چکے ہوں؟
ہم نام کے مسلمان اور عمل میں یہود و نصاریٰ کے تمدن اور تہذیب کے اسیر ہو چکے ہوں؟
اگر واقعی ایسا ہے تو پھر یقین مانیں کہ...... یہ وحشتیں اور کلفتیں اسی دورخے پن اور منافقت کی سزا ہیں۔
اے کاش! ایسا ہو سکتا کہ...... ہم عید اسی طرح مناتے جس طرح نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے منائی۔ ہم عید کی خوشیوں میں دنیا بھر کے معتوب ومظلوم مسلمانوں کو بھی شریک کرتے۔ اپنی دعاؤں، اخلاقی تعاون اور اپنی اجتماعی حمایت سے۔ مگر ہم نے تو انہیں یاد تک نہ کیا۔

ابنِ امیرِ شریعت سیّد عطاء المحسن بخاری رحمۃ اللہ علیہ
(۱۰ ر مئی ۱۹۹۵ء)